احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 8 اپریل 2004ء

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29

ٹیلیفون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 8 اپریل 2004ء، 17 صفر 1425 ھ، 8 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 75

علم کی برتری

جب وفد ثقیف اسلام لایا تو آنحضرت ﷺ نے عثمان بن ابی العاص کو ان کا سردار مقرر فرمایا۔ وہ قوم میں سب سے نوعمر تھے مگر ان کو علم دین اور قرآن سیکھنے کا بڑا شوق تھا اس لئے آپ نے انہیں سرداری عطا فرمائی۔

(سیرت ابن هشام جلد 2 صفحہ 540 امر وفد ثقیف)

10

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ بورکینا فاسو

علاقہ ڈوری کا دورہ، بیت الذکر کا افتتاح، احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

31 مارچ 2004ء

بروز بدھ

صبح پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے بیت الظاہر ڈوری (Dori) میں نماز فجر پڑھائی۔ ڈوری شہر کے علاوہ اس کے اردگرد کے دیہات سے جو احباب حضور انور کے دیدار کے لئے سفر کی شدید مشکلات کے باوجود پہنچے تھے انہوں نے رات بیت الذکر میں ہی قیام کیا۔ ان سبھی احباب نے نماز فجر حضور انور کی اقتداء میں ادا کی خواتین کے لئے بیت الذکر سے باہر ایک علیحدہ جگہ نماز کے لئے تیار کی گئی تھی۔

ان احباب جماعت کی تعداد چھ صد سے زائد تھی۔ جو رات یہیں مقیم رہے تھے۔ خوشی و مسرت کا اظہار ان کے چہروں سے ہوتا تھا اور زیادہ سے زیادہ اپنے پیارے آقا کا دیدار کرنا چاہتے تھے۔

صبح پونے نو بجے حضور انور نے مشن ہاؤس میں ڈوری ریجن کی مختلف جماعتوں کے صدران اور اماموں کو شرف مصافحہ بخشا اس موقع پر تصویریں بھی اتاری گئیں۔

نو بجے ڈوری سے کایا (Kaya) کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ Kaya کے لئے روانہ ہوا۔ ڈوری سے کایا کا فاصلہ 165 کلومیٹر کا کچا رستہ ہے جو گرد و غبار سے اٹا ہوا ہونے کی وجہ سے سفر اور ڈرائیونگ کے لحاظ سے بہت مشکل راستہ ہے۔ یہ راستہ طے کرنے کے بعد پونے تین بجے دوپہر Kaya آمد ہوئی۔

پولیس نے قافلہ کو اسکواڈ کیا۔ پہلی گاڑی میں ڈائریکٹر ریجنل پولیس خود موجود تھے دوسری گاڑی فوج کی تھی جو قافلہ کے آخر پر تھی جس میں اس علاقہ کے ریجنل کمانڈر خود موجود تھے۔ پولیس اور فوج کی گاڑی صبح 10 بجے سے حضور انور کے انتظار میں شہر سے پانچ میل باہر موجود تھیں اور انہوں نے تین بجے تک مسلسل حضور انور کا انتظار کیا۔

شہر میں جہاں جہاں سے حضور انور کی گاڑی نے گزرنا تھا وہاں تمام راستوں اور چوراہوں پر پولیس ڈیوٹی پر موجود تھی اور ٹریفک کو روک دیتی تھی حضور کی Kaya شہر میں آمد سے قبل اس شہر کے میئر نے ان تمام راستوں کی صفائی کروائی تھی۔ جہاں سے حضور انور نے گزرنا تھا۔

تین بجے حضور انور ہوٹل Kazande (کازنڈے) پہنچے جہاں علاقہ کے ہائی کمشنر، ممبر نیشنل اسمبلی، اس علاقہ کے سب سے بڑے چیف اور ڈویژنل ڈائریکٹر زراعت، ڈویژنل ڈائریکٹر صحت، شہر کے میئر اور ہائی کمشنر کے جنرل سیکرٹری اور فوج کے کمانڈر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ جماعت کی طرف سے ریجن کے مربی سلسلہ ظفر اقبال ساہی صاحب صدر جماعت عیسیٰ ساواڈوگو، ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور جماعت کے دوسرے عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

چار بجے حضور انور نے نماز ظہر و عصر بیت عدل (Kaya) میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے ساتھ ہی بیت الذکر کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ کایا اور اس کے اردگرد کی چالیس جماعتوں سے آئے ہوئے دو ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ اس کے علاوہ ستائیس غیر احمدی دیہات میں سے لوگوں نے بھی جلسہ کے پروگرام میں شرکت کی۔ احباب جماعت بے حد خوش تھے۔ حضور انور کی آمد پر خوشی سے والہانہ انداز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین اور بچیاں خوش الحانی سے لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہی تھیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ ان سبھی احباب نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ کسی خلیفۃ المسیح کو دیکھا تھا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔

نماز کے بعد حضور انور نے بیت الذکر سے ملحقہ قطعہ زمین "احمدیہ مشن ہاؤس" کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔ یہ قطعہ زمین 6335 مربع میٹر ہے جو جماعت احمدیہ کایا کی ملکیت ہے۔

اس کے بعد حضور انور خطاب کے لئے سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ بیت الذکر کے قریب ہی ایک کھلی جگہ پر جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔ جہاں صبح سے ہی جلسہ کا پروگرام جاری تھا۔ جو حضور انور کے خطاب کے ساتھ اختتام پذیر ہونا تھا۔

تلاوت قرآن کریم ایک مقامی خادم نے کی۔ اس کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے احباب جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امام مہدی کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ بیعت کے نتیجہ میں آپ کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہیں۔ پہلی نصیحت میں آپ کو یہ کرتا ہوں کہ پنجوقتہ نماز کا اہتمام کریں۔ مرد بیوت الذکر میں آ کر باجماعت نماز ادا کریں۔ جو بچے دس سال سے زائد عمر کے ہیں وہ بھی بیت الذکر میں آ کر باجماعت نماز ادا کریں اور والدین نے اگر اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہ کی اور نمازوں کا عادی نہ بنایا تو آخرت میں وہ جواب دہ ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی بچے کا یہ حق ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے اور کوئی بچہ اس وجہ سے تعلیم نہ چھوڑے کہ اس کے پاس مالی وسائل نہیں ہیں اگر تعلیم کے حصول میں مالی روک ہو تو مجھے بتائیں۔ انشاء اللہ آپ کو مالی وسائل مہیا کئے جائیں گے۔ علم حاصل کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ چاہے مشکلات ہوں پھر بھی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ تعلیم حاصل کر کے ہی آپ ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور دینی کام کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی خواہ وہ جس میدان میں بھی ہے وہ سچائی اختیار کرے اور دوسروں سے اس میں وہ ممتاز ہو اگر وہ تاجر ہے تو وہ ایک سچا اور محنتی تاجر ہو اگر وہ مزدور ہے تو وہ سچا اور محنتی مزدور ہے۔ غرضیکہ ہر میدان میں احمدی دوسروں سے ممتاز نظر آئے۔ حضور انور نے فرمایا آپ سچے مومن اور ملک کے اچھے شہری بنیں۔ فرمایا سچے احمدی ہی حقیقی دین ہے۔ سچے احمدی بنیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس اپنے گھروں میں لے جائے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی جس کے ساتھ اس یک روزہ جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

جلسہ میں حضور کے خطاب کے دوران Kampore (کامپورے) گاؤں کے ایک 70 سالہ بزرگ مسلسل روتے رہے۔ جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے بہت پاکستانی دیکھے ہیں لیکن یہ شخص پاکستانی نہیں ہے۔ یہ تو خدا کا آدمی ہے۔ یہ کہتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے۔

پنڈال کے باہر کے ایریا میں دھوپ اور گرمی تھی لیکن اس کے باوجود پنڈال کے آخری حصہ سے لوگ اٹھ کر سٹیج کے دائیں بائیں آ کر دھوپ میں کھڑے ہو گئے۔ جب ان کو منتظمین نے توجہ دلائی کہ پنڈال کے سائے میں بیٹھیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں قریب سے حضور کا دیدار کرنے دیں۔ ہم دھوپ برداشت کر لیں گے۔

ساڑھے پانچ بجے ہوٹل میں حضور انور کے اعزاز

میں ایک عصرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں ان تمام معزز مہمانوں نے شرکت کی جو حضور انور کے استقبال کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس کے علاوہ شہر کے چیف امام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معزز حضرات نے شرکت کی۔

حضور انور کی خدمت میں علاقہ کا روایتی مردانہ بیگ اور تیر کمان پیش کئے گئے۔

اس پروگرام سے فارغ ہو کر شام چھ بجے حضور انور Kaya سے واگا ڈوگو کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور کے ساتھ ان آنے والے معزز مہمانوں نے تصویر بنوائی۔ Kaya سے واگا ڈوگو کا فاصلہ 100 کلومیٹر ہے۔ ساڑھے سات بجے حضور انور واگا ڈوگو پہنچے۔

آٹھ بجے حضور انور نے بیت المہدی واگا ڈوگو میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ ہوٹل Sofitel تشریف لے گئے۔

یکم اپریل 2004ء

بروز جمعرات

صبح پانچ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور نے بیت المہدی (واگا ڈوگو) میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور ہدایات دیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے ایک بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ ہوٹل Sofitel سے بیت المہدی تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

دوپہر دو بج کر 35 منٹ پر واگا ڈوگو سے بوبوجلاسو (Bobo Dioulasso) کے لئے روانگی ہوئی۔ واگا ڈوگو سے بوبوجلاسو کا فاصلہ 365 کلومیٹر ہے۔ اور پکی سڑک ہے۔ شام پونے سات بجے حضور انور بوبوجلاسو پہنچے۔

بوبوجلاسو میں (۔) "احمدیہ ریڈیو سٹیشن" قائم ہے جس کی رینج 50 کلومیٹر تک ہے۔ اپنی منزل مقصود بوبوجلاسو کی طرف بڑھتے ہوئے جونہی ریڈیو کی اس رینج میں داخل ہوئے۔ تو گاڑیوں کے ڈرائیورز نے ریڈیو کو آن کیا تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت لگی ہوئی تھی۔ جس کا جولا زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد ترانہ سیدی، مشفقی، مرشدی .... نشر ہوا۔ نماز مغرب کا وقت ہوا تو فیروز عالم صاحب کی آواز میں ندائے صلوٰۃ نشر ہوئی۔ اس دوران قافلہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ چکا تھا۔

بوبوجلاسو میں Ran Hotel میں حضور انور اور وفد کے ممبران کی رہائش گاہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں مربی سلسلہ مکرم شکیل احمد صدیقی صاحب صدر جماعت Zono Salif صاحب، مجلس نصرت جہاں کے ڈاکٹر مکرم ذوالفقار صاحب صدر مجلس انصار اللہ، قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔

بوبوجلاسو، بورکینا فاسو کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اکنامک سینٹر ہے اس شہر میں جماعت کی دو بیوت الذکر ہیں۔ جماعت شہر کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ بوبوجلاسو ریجن میں تیس سے زائد جماعتیں ہیں۔ ان تمام جماعتوں کے تین ہزار سے زائد احباب مرد وخواتین حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے جماعت کے سینٹرز میں موجود تھے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور جب نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے "بیت الذکر بوبوجلاسو" پہنچے تو وہاں ان موجود احباب جماعت نے والہانہ نعروں سے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر چہرے سے خوشی ومسرت نمایاں تھی۔ سبھی احباب بے حد خوش تھے اور حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھتے جاتے تھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے تھے۔ بچیاں ترنم کے ساتھ استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔ بڑا ہی ایمان افروز اور روح پرور منظر تھا۔ حضور انور ہاتھ ہلا ہلا کر سب کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی جائے رہائش Ran Hotel تشریف لے آئے۔

2 اپریل 2004ء

بروز جمعۃ المبارک

حضور انور نے ساڑھے پانچ بجے بیت احمدیہ بوبوجلاسو تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح نو بجے حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

دوپہر ایک بجے حضور انور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت احمدیہ بوبوجلاسو تشریف لائے۔ حضور انور کا خطبہ ٹیلی فون رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ احمدیہ ریڈیو نے بھی اس خطبہ جمعہ کو Live نشر کیا۔

نماز جمعہ کے ساتھ حضور انور نے نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنی قیام گاہ تشریف لے آئے۔

چھ بجے حضور انور نے احمدیہ ہسپتال بوبوجلاسو کا معائنہ فرمایا اور لیبارٹری، وارڈ، کنسلٹنگ روم اور ہسپتال کے دیگر شعبہ جات دیکھے اور ہدایات سے نوازا۔

جب حضور انور ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر ذوالفقار صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور تعارف کرایا۔ حضور انور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ہسپتال کے معائنہ سے فارغ ہو کر حضور انور احمدیہ ریڈیو بوبوجلاسو کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ریڈیو سٹیشن بورکینا فاسو میں 50 کلومیٹر سے زائد ایریا کو کور کرتا ہے۔

اس طرح ایک ملین سے زائد لوگوں تک احمدیت کا پیغام اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ پہنچ رہا ہے۔ یہ ریڈیو ہر دلعزیز اور بے حد مقبول ہے۔ اس معائنہ کے دوران حضور انور منتظمین سے تفصیلات دریافت فرماتے رہے۔ منتظمین نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنا کوئی پیغام Live ریڈیو پر عنایت فرمائیں۔ حضور انور نے درج ذیل پیغام دیا جو Live نشر ہوا۔

"ریڈیو (۔) احمدیہ کے سننے والوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے"

ریڈیو سٹیشن کے معائنہ کے بعد حضور باہر تشریف لائے تو Koudogou ریجن کے Tyniema (چونما) نامی گاؤں کے ایک مخلص دوست جن کا نام مسٹر ادریس تھا حضور انور کی خدمت میں ایک بچھڑی اور اپنا اکلوتا بیٹا پیش کیا بیٹے کی عمر 25 سال ہے۔ والد کی خواہش ہے کہ اس کا بچہ جماعت کی خدمت کرے۔ اس شخص کے ذریعہ Tyniema اور Naba Dougou میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اور جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ صاحب اپنی بزرگی کی وجہ سے اپنے علاقہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء احمدیہ بیت الذکر بوبوجلاسو میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنی قیام گاہ Rau ہوٹل تشریف لے آئے۔

رات آٹھ بجے حضور انور کے اعزاز میں جماعت احمدیہ بوبوجلاسو نے ایک عشائیے کا اہتمام کیا جس میں عمائدین شہر اور دیگر معزز مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ جن میں درج ذیل شخصیات قابل ذکر ہیں۔

1۔ ہائی کمشنر
2۔ آرچ بشپ
3۔ ملٹری کے ریجنل کمانڈر
4۔ ریجنل اسسٹنٹ ڈائریکٹر پولیس
5۔ ایک سینئر جج
6۔ ریجنل ڈائریکٹر کسٹم
7۔ افسر رابطہ

عشائیہ کے اختتام پر حضور انور معزز مہمانوں کے پاس تشریف لے گئے۔ ان سے تعارف حاصل کیا اور ان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب 9 بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

3 اپریل 2004ء

بروز ہفتہ

5:30 بجے صبح حضور انور نے بیت احمدیہ بوبوجلاسو میں نماز فجر پڑھائی۔ 9:00 بجے صبح بوبوجلاسو سے واگا ڈوگو واپس روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل حضور انور ہوٹل سے جہاں حضور کا قیام تھا مشن ہاؤس تشریف لائے مشن ہاؤس میں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ جونہی حضور انور مشن ہاؤس پہنچے لوگوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ خواتین اور بچیوں نے مل کر مختلف نغمات پڑھے۔ بچیاں جولا زبان میں یہ نغمہ پڑھ رہی تھیں لوگوں سنو امام مہدی آ گیا اس کو قبول کرو۔ آج اس کا خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ہم میں موجود ہے۔ انہیں قبول کرو۔

حضور انور کچھ دیر بچیوں کے پاس کھڑے رہ کر یہ روح پرور نغمات سنتے رہے۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے دس مستحق ضرورت مند خواتین کو سلائی مشینیں تحفتاً عنایت فرمائیں۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل ایک مخلص احمدی نے ایک بکرا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور انور نے امیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اسے صدقہ کروا دیں۔ اس کے بعد واگا ڈوگو کے لئے روانہ ہو کر تقریباً اڑھائی بجے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

افتتاح احمدیہ ہسپتال واگا ڈوگو

حضور انور نے 5 بجے بیت المہدی واگا ڈوگو میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد دفتر تشریف لے گئے اور وزیر صحت Hon. Yoda Alain (یوڈا آلین) سے ملاقات کی۔

پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور تقریب افتتاح کے لئے واگا ڈوگو ہسپتال کے کمپاؤنڈ پہنچے جہاں احباب جماعت، مہمانان کرام اور عمائدین شہر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

تقریب کی کارروائی کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا۔ جس کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا اور مکرم ڈاکٹر محمود بھنوں صاحب نے واگا ڈوگو میں ہسپتال کے تاریخی پس منظر کی روشنی میں تعارف پیش کیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے ابتداءً لگائے گئے طبی کیمپوں کا تاریخی جائزہ پیش کیا اور اتھارٹیز نے جس انداز میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اس کا تفصیلی ذکر کیا اور اس سیکٹر جس میں یہ ہسپتال تعمیر کیا گیا ہے کے میئر کی طرف سے اس قطعہ اراضی کے حصول کی تفصیل بتائی۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اب تک میڈیکل کیمپس کے ذریعہ سے 40 ہزار سے زائد افراد کو مفت طبی مشورہ کے ساتھ ساتھ ادویہ بھی دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے مزید بتایا کہ تعمیر کے لحاظ سے ہسپتال کا نصف منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور بقیہ نصف ابھی تعمیر ہونا باقی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وسیع طبی سہولیات بورکینا فاسو کے عوام کو پہنچانے کا پروگرام ہے۔ جس میں زچہ بچہ، سرجری اور ایکسریز کے شعبہ جات شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا اس مرکز صحت میں طبی مشورہ کی فیس صرف 250 فرانک سی ایف ہوگی۔

(باقی صفحہ 8 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

112 واں جلسہ سالانہ قادیان

اس جلسہ میں 24 ممالک کے پچاس ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی

منیر احمد خادم صاحب ایڈیٹر بدر قادیان

قادیان میں خلافت خامسہ کے مبارک دور کا پہلا اور 112 واں جلسہ سالانہ افضال الٰہیہ اور انوار روحانیہ کی مسلسل بارشوں کے ساتھ 28،27،26 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوا۔

جلسہ سے چند روز قبل شدید بارش ہوئی اور اولے بھی پڑے جس کی وجہ سے موسم کافی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ اکثر مہمان باہر خیموں میں ٹھہرتے ہیں اس لئے ان کی رہائش کی بھی فکر تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جلسہ سے پہلے موسم بالکل خشک ہو گیا اور بارش کے نتیجہ میں دھول مٹی بیٹھ گئی اور خشک سردی بھی ختم ہو گئی۔ البتہ سردی اور دھند رہی لیکن دوپہر کے وقت تھوڑی بہت دھوپ بھی نکل آتی تھی۔

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل ہی مہمان آنے شروع ہو گئے۔ ہندو پاک کے حالات بہتر ہونے کی وجہ سے الحمد للہ کہ کئی سال بعد پاکستان سے بھی چار صد کے قریب مہمان آئے تھے اسی طرح دیگر ممالک سے بھی پہلے سالوں کی نسبت بڑی تعداد میں مہمان آئے۔

جلسہ گاہ نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔

وسیع و عریض جلسہ گاہ کے ایک طرف ان لوگوں کے لئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں جو کہ مختلف زبانوں میں جلسہ کے پروگرام کے رواں تراجم سنتے رہے اور دوسری طرف غیر مذاہب کے معززین اور حکام اور پولیس کے لئے کرسیوں اور صوفوں کا انتظام تھا۔ جب کہ باقی جگہ پر پرالی بچھا کر اس پر قالین نما دریاں بچھائی گئی تھیں اور دھند سے بچنے کے لئے کچھ حصے کو شامیانوں سے بھی مسقف کیا گیا تھا ساؤنڈ سسٹم ایسا بنایا گیا تھا کہ دور دور تک آواز پہنچ سکتی تھی جب کہ مردانہ جلسہ گاہ کے عقب میں زنانہ جلسہ گاہ میں بھی آواز پہنچانے کا معقول انتظام تھا۔ زنانہ جلسہ گاہ بھی نہایت خوبصورت شامیانوں سے سجایا گیا تھا۔

سٹیج کے دائیں طرف لوائے احمدیت کے لئے پوسٹ بنائی گئی تھی جہاں ٹھیک دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان پہنچے اور آپ نے فلک شگاف نعروں میں لوائے احمدیت لہرایا جلسہ گاہ میں موجود تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر نعروں کا جواب دیا اور زیر لب دعائیں دہرائیں۔ لوائے احمدیت لہرانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سٹیج پر تشریف لائے۔ تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حوالہ جات سے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت و اہمیت بیان فرمائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان "توحید باری تعالیٰ" مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے کی اور دوسری تقریر بعنوان "سیرت حضرت مسیح موعودؑ" محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے کی۔ تعارفی تقریر کے طور پر مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت لنڈن نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد پہلے دن کا پہلا اجلاس نماز جمعہ کی تیاری کے لئے برخاست ہو گیا۔

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے خلافت کی اہمیت و برکت پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

پہلا دن دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب مربی سلسلہ نے بعنوان "خلافت کی ضرورت و اہمیت" کی جب کہ دوسری تقریر مولانا غلام نبی نیاز صاحب مربی سری نگر نے بعنوان "دینی اور مالی قربانی" کے عنوان پر فرمائی۔

بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک ساڑھے چھ بجے تمام احباب و مستورات نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ جلسہ گاہ، بیوت الذکر اور گھروں میں سنا۔

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

مورخہ 27 دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب معمول ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے فرمائی۔ پہلی تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعنوان "سیرت سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" فرمائی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے بعنوان "ہمارے عقائد" کی۔ تیسری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایم ٹی اے کی برکات کے عنوان پر کی۔ آخر پر محترم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت جرمنی کی تعارفی تقریر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار منیر احمد خادم نے "خلافت رابعہ کی برکات" کے عنوان پر کی جب کہ دوسری تقریر مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے بعنوان "بدرسوم و اخلاقی برائیوں سے اجتناب" کے عنوان پر فرمائی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے متعلق لکھی گئی کتاب کا اجراء فرمایا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ صاحب نے مرحوم سید صاحب کی ان خدمات جلیلہ کا ذکر فرمایا جو جماعت کے متعلق آپ نے کی تھیں۔ اس اجراء کتاب کے بعد یونیورسٹی میں اول دوم اور سوم آنے والے طلباء کو گولڈ میڈل تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر تفصیل بیان کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے یونیورسٹی میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کے اسماء پڑھ کر سنائے۔

(1) پہلا گولڈ میڈل مکرم تسنیم مبارک صاحب آف کشمیر کو Agronomy (زراعت سائنس) میں کلکتہ یونیورسٹی سے 2002ء۔ 2001ء میں یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر دیا گیا۔

(2) دوسرے نمبر پر کلیم الدین محمود صاحب آف بہار کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے تعلیمی سال 2002ء 2000ء میں M.Tech میں دوم آنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔ ان دو کو گولڈ میڈل اور قرآن مجید اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خوشنودی کا خط محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دیا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کے لئے اعزاز بہت بہت مبارک کرے۔ آمین۔

تیسرا دن پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی حسب معمول صبح دس بجے شروع ہوئی۔ یہ اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولانا حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعنوان "جہاد کی حقیقت" کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نے بعنوان "پیشوایان مذاہب کا احترام" بزبان پنجابی کی۔ اجلاس کے آخر پر مکرم تنویر احمد صاحب ناصر نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی ایک تازہ نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخری اجلاس

تیسرے دن کا آخری اور اختتامی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد معززین اور لیڈران نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(1) گیانی پورن سنگھ جی ہیڈ گرنتھی گولڈن ٹیمپل، برہم رشی ہری یوگی آف آگرہ، بابا فقیر چند جی سکھ بھٹولی ہماچل پردیش، جو ستر ہ بسوں کے قافلے کے ساتھ جلسہ میں تشریف لائے تھے، شری نرسنگھ بیل وال جی صدر بھوجن مہا پنچائیت ہریانہ جو چار صد افراد کے قافلے کے ساتھ جلسہ میں تشریف لائے۔ شری مہتاب سنگھ جی گہلوت جو ڈیڑھ صد افراد کے قافلے کے ساتھ جلسہ میں تشریف لائے تھے، شری ٹھاکر بلبیر سنگھ اجمیر جی پریذیڈنٹ اکھل بھارتیہ سرودھرم پرچار ورک دہلی، کیپٹن کنول جیت سنگھ جی سابق وزیر پنجاب، شری مہنت رام پرکاش، وائس پریذیڈنٹ، V.M.P منسٹر آر، ایل بھاٹیہ، ممبر پارلیمنٹ حلقہ امرتسر، ان تمام حضرات نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیر سگالی جذبات کا اظہار کیا۔

ان تمام حضرات کے مختصر خطابات سے قبل مکرم سید محمود احمد صاحب آف کلکتہ نے جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں موصول ہونے والے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ درج ذیل حضرات نے اس موقع پر اپنے پیغام بھجوائے تھے۔

(1) صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے، پی، جے عبدالکلام، مسٹر ایل، کے ایڈوانی ڈپٹی پرائم منسٹر انڈیا، ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی ہیومن ریسورس ڈیولپمنٹ منسٹر بھارت، گورنر کرناٹکا مسٹر ٹی این چترویدی، گورنر اترانچل مسٹر سدرشن اگروال، گورنر مدھیہ پردیش مسٹر رام پرکاش گپت، گورنر اتر پردیش، مسٹر وشنو کانت شاستری، وزیر اعلیٰ ہریانہ مسٹر اوم پرکاش چوٹالہ، وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش مسٹر ویربھدر سنگھ، وزیر اعلیٰ مہاراشٹر مسٹر سوشیل کمار شندے، وزیر اعلیٰ اترانچل مسٹر نارائن دت تیواری، مسٹر محمد سالم منسٹر ڈیولپمنٹ اینڈ ویلفیئر مغربی بنگال، مسٹر پریتم چٹرجی سٹیٹ منسٹر ڈیپارٹمنٹ آف فائر سروس مغربی بنگال، مسٹر اندر سنگھ نامدھاری پریذیڈنٹ جھارکھنڈ دھان سبھا، مسٹر وجے کمار چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ آف نیوز پیپرز۔

جن معززین کے خطابات کا ذکر کیا گیا ہے ان کے علاوہ پنجاب کے دو وزراء سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ، سردار پرتاپ سنگھ باجوہ نے بھی شرکت کی، ان

کے علاوہ جناب تھا سنگھ جی دالم سابق وزیر پنجاب اور کیپٹن کنول جیت سنگھ جی سابق وزیر پنجاب بھی شریک جلسہ ہوئے۔

معززین کی تقاریر اور پیغامات کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا اور حکام وقت، پولیس، بجلی سمیت دیگر تمام اداروں کا جنہوں نے اس جلسہ کے موقع پر بھرپور تعاون فرمایا دلی شکریہ ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

اس جلسہ سالانہ کی یہ بھی خاص بات تھی کہ امسال سیدنا حضرت اقدس حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے لندن سے براہ راست خطاب فرمایا جو احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں افراد نے سنا۔ یہ خطاب ٹھیک 4 بجے سہ پہر شروع ہوا اور ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے بعد پرسوز دعا کرائی جس پر اس سالانہ جلسہ کا اختتام ہوا۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز

الحمد للہ کہ اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا نے جلسہ سالانہ قادیان کو نہایت عمدہ رنگ میں کوریج دی چنانچہ سات ٹی وی چینلز جن میں دوردرشن، آج تک، سٹار نیوز، N.D.T.V وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح 30 اخبارات کے نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے جس میں سے 21 اخبارات میں خبریں شائع ہو چکی ہیں۔

امسال پہلی مرتبہ حضور انور کے ارشاد کے تحت جماعتی ویب سائٹ پر بھی جلسہ کی تقاریر نشر کی گئیں۔ اسی طرح جلسہ کے پروگراموں کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

امسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری بفضلہ تعالیٰ پچاس ہزار سے زائد تھی جس میں مندرجہ ذیل 24 ممالک کے مہمان شامل تھے۔

یوکے، جرمنی، بنگلہ دیش، پاکستان، امریکہ، سنگاپور، ماریشس، سری لنکا، کینیڈا، متحدہ عرب امارات، نیپال، بھوٹان، یونان، غانا، بیلجیم، انڈونیشیا، فجی، ہالینڈ، تنزانیہ، گنی کناکری، کوریا، سپین، ملائیشیا، بھارت۔

الحمد للہ کہ قریباً ایک ہفتہ قادیان دارالامان ایک بین الاقوامی شہر بن گیا تھا۔ طرح طرح کی زبانیں مختلف طرح کے کلچر میں ایک یکسانیت تھی اور وہ تھی ایک احمدی کی دوسرے احمدی سے بالحاظ وطن اور نسل بے پناہ محبت و اپنائیت۔

ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کی تقاریر کے رواں تراجم کا انتظام تھا جو کہ چھ زبانوں میں ساتھ کے ساتھ ہوتا رہا یعنی انگریزی، ملیالی، تامل، بنگلہ، کنٹر اور تلگو۔

ایام جلسہ سالانہ میں بفضلہ تعالیٰ نماز تہجد اور درس وتدریس کا باقاعدہ انتظام رہا۔ مرد حضرات بیت اقصیٰ میں باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے جب کہ مستورات کے لئے بیت مبارک میں انتظام تھا۔ بیت اقصیٰ کھچا کھچ بھر جاتی تھی اور لوگ باہر گلیوں میں بھی نماز پڑھتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظام کے تحت تہجد باجماعت اور درس کا انتظام 24 دسمبر سے 31 دسمبر تک رہا۔ چنانچہ امسال محترم میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ، محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ ربوہ، محترم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی، محترم حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء قادیان، محترم مولانا محمد عمر صاحب مربی کیرالہ نے بعد نماز فجر مختصر اور جامع درس دیا۔ نماز فجر کے بعد احباب کثیر تعداد میں مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود پر دعا کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ اسی طرح بیت الدعا میں احباب و مستورات کئی کئی گھنٹے قطار میں کھڑے ہو کر دعا کرتے رہے۔ اس تعلق میں احباب و مستورات کے لئے الگ الگ وقت مقرر کئے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے اس پہلے جلسہ سالانہ قادیان کو عالمگیر جماعت کے لئے بہت بہت مبارک فرمائے اور اس کے دیرپا نیک اثرات قائم ہوں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 5 مارچ 2004ء)

ریاض محمود باجوہ صاحب

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ

خاکسار کے ہم زلف مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع مظفر گڑھ مورخہ 21 جولائی 2003ء اپنی رہائش گاہ لیہ میں 63 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے آپ دسمبر 1940ء میں لودھی ننگل ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم چوہدری شیر محمد صاحب بندیشہ تھا۔ آپ کے والد صاحب نے خلافت ثانیہ کے دور میں احمدیت قبول کی تھی۔

پاکستان بننے کے بعد آپ کے والد صاحب پہلے سانگلہ ہل اور اس کے بعد بودوالی تحصیل و ضلع فیصل آباد میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ کے والد صاحب 1988ء میں اور آپ کی والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ 1944ء میں وفات پا گئیں۔

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب چار بھائی اور ان کی ایک بہن تھی۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نے 1957ء میں ڈجکوٹ (فیصل آباد) سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے 1962ء میں گریجوایشن کی۔

1964ء میں پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی آپ نے فیصل آباد سے وکالت کا آغاز کیا۔ دو سال تک فیصل آباد میں وکالت کرنے کے بعد 1967ء میں لیہ چلے گئے اور وہاں پریکٹس شروع کر دی۔ کچھ عرصہ ملتان میں بھی پریکٹس کی۔ 1999ء سے آپ نے تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں وکالت شروع کر دی اور وفات تک چوبارہ ہی میں وکالت کرتے رہے۔

1962ء میں آپ کی پہلی شادی محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بنت حضرت چوہدری قائم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف چک نمبر 219 گنڈا سنگھ (فیصل آباد) سے ہوئی۔ اس شادی سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ پھر 1980ء میں آپ کی دوسری شادی محترمہ ساجدہ ظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب قاضی دارالقضاء ربوہ سے ہوئی۔

دوسری بیوی سے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ تینوں بیٹے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ اس وقت دو بیٹے عزیزم مبشر احمد صاحب اور عزیزم طاہر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کی جماعتی خدمات کا آغاز 1967ء سے بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لیہ سے ہوا۔ 1968ء میں آپ جماعت احمدیہ لیہ کے صدر منتخب ہوئے۔ اس کے بعد 1970ء سے 1980ء کی دہائی میں آپ نے بطور امیر ضلع مظفر گڑھ خدمات کی توفیق پائی۔

ضلع مظفر گڑھ اور ملتان کے علاقہ میں آپ بہت معروف وکیل تھے سیاسی اور سماجی حلقوں سے آپ کے اچھے تعلقات تھے۔ علاقہ بھر میں آپ کا بہت اثر رسوخ تھا۔ جماعتی کاموں میں اپنا وقت اور پیسہ خرچ کر کے آپ کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ لوگ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ ویسے بھی بڑے مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ آپ کے دینی رجحان کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے 1970ء میں 30 سال کی عمر میں وصیت کے مبارک نظام میں شمولیت فرمائی۔

چوبارہ میں آپ نے احمدیہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے لئے ایک کنال زمین دی۔ جس پر اب تعمیرات ہو چکی ہیں۔

صد سالہ جشن تشکر کے سال انگلستان کے جلسہ سالانہ میں خصوصی دلچسپی سے شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ یوکے 1989ء کی برکتوں سے مستفید ہوئے اور خلیفۃ المسیح الرابع کی مبارک صحبت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھی شامل ہوتے رہے۔

1993ء میں آپ اپنی اہلیہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اور ایک دو بچیوں کو لے کر قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔

اس سال خاکسار کو بھی پہلی دفعہ قادیان جانے کی سعادت نصیب ہوئی محترم چوہدری صاحب سے وہاں ملاقات اور بات چیت کا کچھ نہ کچھ وقت مل ہی جاتا تھا۔ ہمیشہ دینی اور علمی گفتگو فرماتے تھے۔

خاکسار کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت ہمدردانہ رہا۔ بڑا احترام کرتے تھے اور بڑی عزت دیتے تھے۔ میری بیوی اور بچوں کے ساتھ بھی محبت پیار کا سلوک کرتے۔ کبھی بچے آپ کے ہاں لیہ میں جاتے تو بہت خوش رہتے۔ بلکہ ان کے حسن سلوک کی وجہ سے بچوں کا وہاں بہت دل لگا رہتا تھا۔

ایک وکیل ہونے کے ناطے جماعتی کاموں میں آپ کو بہت معاونت کی توفیق ملی۔ عدلیہ اور سرکاری افسران سے آپ تعلقات رکھتے تھے۔ دیوانی کے آپ اچھے وکیل تھے۔

جماعتی لٹریچر کا آپ بہت مطالعہ کرتے تھے۔ دینی معلومات بھی کافی تھیں۔ جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ مکرم حمید اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ نے خاکسار کو بتایا کہ "میری تقرری لیہ میں ہوئی تو آپ سے شناسائی ہوئی۔ جلدی آپ سے بے تکلفی ہو گئی۔ آپ نے میرے ساتھ جماعتی کاموں میں بڑا تعاون کیا۔ اور میری بڑی خدمت کرتے رہے۔ اہم نوعیت کے بعض جماعتی کاموں میں آپ نے میری مدد بھی کی۔"

اسی طرح مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب ربوہ نے مجھے بتایا کہ "ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں خاکسار مرکز سے لیہ گیا تو چوہدری فضل احمد صاحب نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا۔"

خاکسار کو صرف ایک دفعہ آپ کے پاس لیہ جانے کا اتفاق ہوا۔ جتنی دیر وہاں رہا آپ نے مجھے بڑا وقت دیا اور حسب توفیق خدمت کی۔ آپ میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ عزیز و اقارب کی خوشی و غمی میں باوجود ناسازی طبیعت کے ضرور شامل ہوتے تھے۔

اپنی دونوں بیویوں سے آپ کا برتاؤ اور سلوک ایسا رہا کہ نہایت خوشگوار رنگ میں وقت گزرا اور کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی اور نہ کبھی کوئی ان بن سننے میں آئی۔

دوسری بیوی کے بچے آپ کی پہلی بیوی سے بے حد مانوس رہے ان کی عزت کرتے تھے اور بڑی امی جی کہہ کر پکارتے تھے۔ دونوں بیویوں کا آپس کا باہمی سلوک بھی مثالی رہا۔ اکٹھے آنا۔ اکٹھے جانا۔ کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا۔

آپ اپنی بہن محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ سے اکثر

باقی صفحہ 7 پر

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

بال، ہاتھ اور دل کے عجائبات

صانع کامل کی صناعی کے چند نمونے

جسم کے ہر عضو کی بناوٹ اور صلاحیتیں اپنے اندر خداتعالیٰ کی قدرت کے عجائبات رکھتی ہیں۔

اس زمین پر پائے جانے والے چرند پرند۔ حیوانات و نباتات۔ ذی روح مخلوق اور بے جان جمادات۔ ہر ایک چیز اپنی تخلیق میں ایسے ایسے عجائبات لئے ہوئے ہے کہ جس چیز پر نگاہ کریں مجسم حیرت بنے بغیر نہیں رہا جاتا اور بے اختیار دل پکار اٹھتا ہے۔ ؎

جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا

مختلف جانوروں کی جسمانی بناوٹ۔ رنگوں کا امتزاج۔ انوکھی صلاحیتیں۔ مختلف قوانین قدرت اور ان کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی مختلف النوع صناعی۔ ایٹم کے ذرے کے اندر پوشیدہ ستاروں کی توانائی۔ خوردبینی سائز کے خلیات کا باہم مجتمع ہوکر مختلف سائز اور شکلوں کے اجسام میں ڈھل جانا۔ کسی بھی جسم کے ایک ایک عضو کی بناوٹ اور حیرت انگیز صلاحیتیں آنکھ کے دیکھنے۔ کان کے سننے۔ ناک کے سونگھنے۔ زبان کے چکھنے۔ جسم کے مختلف اعضاء کے محسوس کرنے کی حسیں۔ اور دماغ کے سپر کمپیوٹر کا ان حسیات کو الیکٹرک سگنل کی صورت میں وصول کرکے واپس اصلی صورت میں ڈھال کر اس کے معنی اخذ کرنا اور سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں فیصلہ کرکے مختلف جسمانی اعضاء کو ایک ہی وقت میں باہم مربوط کرکے سب کو الگ الگ احکام جاری کرنا۔ خون کا پھیپھڑوں میں سے آکسیجن حاصل کرکے بال سے باریک رگوں کی شاخوں میں ایک مخصوص دباؤ کے ساتھ پہنچا کر خلیات کو زندہ رکھنے کا سامان کرنا اور سیکنڈ کے چھوٹے سے حصہ کے اندر اندر تمام آکسیجن کے جذب ہوکر کاربن ڈائی آکسائڈ میں تبدیل ہونے کے ساتھ ہی اس زہریلی گیس کو واپس پھیپھڑوں میں پہنچا کر آکسیجن کی تازہ سپلائی حاصل کرنا اور اس انتہائی سخت اور مشقت طلب کام کو ایک سیکنڈ آرام کئے بغیر مسلسل ستر اسی سال تک کرتے چلے جانا! کیا کوئی مضبوط سے مضبوط دھات کا بنا ہوا پرزہ اتنے تسلسل۔ اتنی اعلیٰ کارکردگی اور اتنے لمبے عرصہ تک یہ کام کرسکتا ہے جو نرم و نازک گوشت سے بنا ہوا یہ مٹھی بھر سائز کا ٹکڑا کرتا ہے؟ آیئے ہم خود اپنے جسم پر نظر ڈالیں اور اختصار کی خاطر صرف تین ننھے منے اعضاء کی بناوٹ اور کارکردگی کا جائزہ لیں۔

بال

بال کتنی باریک چیز ہے۔ سر کے بال۔ داڑھی مونچھوں اور ابروؤں کے بال جسم کے موٹے بال شمار کئے جاتے ہیں باقی جسم کے بال ان سے کہیں زیادہ باریک ہوتے ہیں۔ لیکن یہ باریک بال اپنی گولائی کی ساخت میں تین تہوں پر مشتمل ہے۔ سب سے اوپر کی تہہ مچھلی کے چانوں جیسے مواد پر مشتمل ہے جو چپٹی شکل کے خلیات سے مل کر بنی ہے۔ اس سے نیچے لمبوتری شکل کے خلیات کے مضبوطی سے باہم پیوست شدہ تہہ ہے۔ اس درمیانی تہہ میں وہ رنگ (Melanin) بھرا ہوا ہے جو ہمارے بالوں کا رنگ ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں یہ رنگ بننا بند ہو جاتا ہے تو بال کی ٹیوب اپنے اصلی رنگ سفید یا خاکستری وغیرہ کی دکھائی دیتی ہے۔ اس تہہ کے بعد اندرونی ٹیوب ہے جو چوکور شکل کے باہم جڑے ہوئے خلیات سے مل کر بنی ہے۔ لیکن جو بال ہمیں جلد سے اوپر نظر آتا ہے وہ دراصل مردہ خلیات کی باہم پیوست شدہ ایک شکل ہے اصلی اور زندہ بال تو جلد کے نیچے ہوتا ہے۔ جلد کے اندر بال کا مرکز ایک ننھی سی تھیلی نما چیز ہے جس میں سے بال کی جڑ پیدا ہوکر اوپر کو اٹھتی ہے۔ اس جڑ کے ساتھ ہی لگی ہوئی ایک ننھی سی ساخت ہے جس میں وہ شریان واقع ہے جو بال کے تیزی سے بڑھنے والے خلیات کو خون مہیا کرتی ہے۔ اندازہ کریں کہ خون کتنی گاڑھی چیز ہے اور دل سے دور دراز حصوں پاؤں کی انگلیوں تک کے باریک بالوں کی جڑوں میں بال سے بھی کئی گنا باریک شریانوں میں اس گاڑھے خون کو پمپ کرنا اور پھر اسے واپس لے جا کر پھیپھڑوں کے راستے تازہ آکسیجن سے بھر کر سیکنڈ کے ایک چھوٹے سے حصہ کے اندر دوبارہ سپلائی کرنا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر جسم کے اندر کی تمام رگوں کو کھول کر پھیلایا جائے تو ان کی لمبائی ایک لاکھ میل ہوگی۔ گویا ہمارا دل ستر اسی سال تک بغیر ایک سیکنڈ کا آرام کئے مسلسل ایک لاکھ میل لمبی پائپ لائن میں خون لیجانے اور واپس لانے کا کام کرتا رہتا ہے اور اس طرح ان کھرب ہا کھرب خلیوں کو آکسیجن سپلائی کرکے ان کے زندہ رہنے کا سامان کرتا ہے جو ہمارے جسم کی بنیادی اینٹیں ہیں۔ ایک دن میں لاکھوں کے حساب سے یہ خلیات مرتے رہتے ہیں اور ان کی جگہ نئے پیدا ہونے والے خلیات لیتے رہتے ہیں۔ گویا ہم جو خلیات کا مجموعہ ہیں اگر ان خلیات کو آکسیجن ایک سیکنڈ نہ ملے تو وہ مرنے لگتے ہیں اور آکسیجن ان خلیات کو خون کے ذریعہ ملتی ہے جو اپنے ایک لاکھ میل سفر کے دوران ان خلیات تک پہنچتا ہے۔

اگر راستہ میں خون کے بہاؤ میں کہیں کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے تو جس حصہ جسم کو خون کے ذریعہ آکسیجن نہیں ملے گی وہ آناً فاناً موت کی آغوش میں چلا جائے گا۔ مثلاً ہائی بلڈ پریشر میں یا کولیسٹرول کے نتیجہ میں تنگ ہو جانے والی شریان میں اگر کہیں خون کا لوتھڑا پھنس جانے سے خون کی سپلائی میں خلل واقع ہو جائے تو بالفرض اگر دماغ کے کسی حصہ میں خون پہنچنا بند ہوگا تو فوراً دماغ کے اس حصہ کے زیر کنٹرول اعضا ٹانگ۔ بازو۔ زبان وغیرہ پر فالج گر کر وہ اعضا مر جائیں گے۔ اگر خود دل کے اپنے آپ کو سپلائی کئے جانے والے خون کی شریان میں رکاوٹ پیدا ہوگی تو دل کا حملہ ہو جائے گا۔ یوں ہماری زندگی اتنی لمبی اور نرم و نازک ڈور سے بندھی ہوئی ہے جو ایک ہلکے سے جھٹکے سے ٹوٹ سکتی ہے۔ لیکن بایں ہمہ صانع حقیقی کی صنعت ملاحظہ ہو کہ یہ نرم و نازک مشین جسمانی طاقت اور ذہنی صلاحیتوں کے اعتبار سے ایسے ایسے کٹھن کام کر دکھاتی ہے کہ طاقتور سے طاقتور مشینری بھی شرما کر رہ جائے۔ اور اتنا لمبا عرصہ یہ مشین چلتی رہے کہ انسان کی بنائی ہوئی مضبوط سے مضبوط مشین اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اگر ہم خود اپنی نادانی یا غلطی سے اس مشین میں خرابی نہ ڈالیں تو یہ بے تکان چلتی رہتی ہے۔ اسی لئے ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ کہو جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ گویا اس مشینری میں کوئی نقص خود ہماری ہی غلطی سے پیدا ہوتا ہے ورنہ یہ مشین اپنی بناوٹ میں بے عیب ہے۔

جلد سے اوپر نمودار ہونے والا بال کا حصہ مردہ خلیات سے نمو پانے والی ایک پروٹین Keratin پر مشتمل ہوتا ہے جس کو کاٹ دینے سے نہ تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور نہ بال کے مزید بڑھنے کی صلاحیت پر کوئی فرق پڑتا ہے کیونکہ بال کا نشوونما پانے والا زندہ حصہ جلد سے نیچے ہوتا ہے۔ اسی لئے بال کو کھینچنے سے درد محسوس ہوتا ہے۔ کاٹنے سے نہیں۔ ہمارے ناخن۔ دوسرے جانوروں کے پنجے۔ سم اور چانے اور پرندوں کے پر اسی کیراٹن سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بال کی جڑ کے ساتھ ایک ننھی سی غدود ہوتی ہے جو وہ چکناہٹ پیدا کرتی ہے جو بال کو نرم اور ملائم رکھتی ہے۔ بال اپنی بناوٹ میں گول یا چپٹے ہوتے ہیں۔ گول بال سیدھے، اور چپٹے بال گھنگریالے ہوتے ہیں بال کی جڑ کے ساتھ ایک عصب بھی لگا ہوا ہے جو غصہ۔ خوف یا سردی محسوس کرنے کی صورت میں کھنچا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بال سارا سال ایک ہی رفتار سے نہیں بڑھتے۔ بلکہ ان پر بڑھنے اور ایک جگہ رک جانے کے ادوار باری باری آتے ہیں۔ انسانوں میں دو سے چھ سال تک بال مسلسل بڑھتے رہتے ہیں۔ پھر تین ماہ کا ایسا وقفہ آتا ہے کہ بال بڑھنا بالکل بند ہو جاتے ہیں اور پھر دوبارہ بڑھنے لگتے ہیں۔ انسانی کھوپڑی میں اندازاً ایک لاکھ کی تعداد میں بال ہوتے ہیں جن میں سے عموماً 5 تا 15 فیصد ہر وقت بڑھنے میں رکاوٹ کے دور میں ہوتے ہیں اس طرح ہر انسان کے روزانہ 70 تا 100 بال گرتے ہیں۔ عمر۔ خوراک۔ عمومی صحت اور موسموں کی تبدیلی کا بھی بالوں کے بڑھنے پر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً بچوں میں بڑوں کی نسبت زیادہ تیزی سے بال بڑھتے ہیں۔ اسی طرح موسم گرما میں عام دنوں کی نسبت زیادہ تیزی سے بال بڑھتے ہیں۔ بال کاٹنے سے ان کے بڑھنے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بال اپنے آرام کرنے کے وقفہ میں بعض جگہوں سے گچھوں کی صورت میں اتر جائیں یا پورا سر ہی گنجا ہو جائے تاہم یہ بال بالوں کے بڑھنے کا زمانہ شروع ہونے پر پھر پیدا ہو جائیں گے لیکن جو بال موروثی وجہ سے گرنے لگیں تو اس سے پیدا ہونے والے گنجا پن کا کوئی علاج نہیں ہے اور ایسے بال پھر نہیں اگتے۔

ہاتھ

ہاتھ ہمارے جسم کے عمومی اعضا میں سے ایک ہے یعنی اعضائے رئیسہ جن کی خرابی سے زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے میں سے نہیں ہے۔ خدانخواستہ اس کے کٹ جانے کی صورت میں دوسرا ہاتھ موجود ہے اور پھر اس کے کٹ جانے سے بھی آدمی ٹھیک ٹھاک زندہ رہ سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر یہ نسبتاً کم اہم اعضا میں سے ایک ہے۔ لیکن نہیں۔ ہاتھ کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے۔ اس کے بغیر تمام انسانی ترقی رک جائے۔ آدمی نیم اپاہج ہوکر رہ جائے۔ بہت سے کام ہیں جو ہم ہاتھ کے بغیر نہیں کرسکتے۔ اور اس سے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ ہمارے جسم کا ایک ایک عضو اپنی جگہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ خدا نے کوئی بھی چیز فالتو یا عبث پیدا نہیں کی۔ کسی بھی حصہ جسم میں خرابی یا تکلیف پیدا ہو جائے تو اس کی صحیح اہمیت کا احساس ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر انسان کہہ اٹھتا ہے کہ مجھے کوئی اور تکلیف ہو جاتی یہ نہ ہوتی۔ یہ تو ناقابل برداشت ہے۔ لیکن دراصل ہر تکلیف، جسم کے کسی بھی عضو کی بیماری ناقابل برداشت ہی ہے۔ آیئے ہاتھ کی بناوٹ پر ذرا غور کریں۔ اس کی چار انگلیاں اکٹھی اور ایک طرف کو ہیں جبکہ انگوٹھا ان کے مخالف سمت میں ہے۔ کیوں؟ یہ بھی صناعی کا ایک بہت بڑا راز ہے۔ ہاتھ سے چیزوں کو پکڑنے اور گرفت کی مضبوطی کا سارا دارومدار اس انگوٹھے کے مخالف سمت میں ہونے پر ہے۔ آپ ذرا انگوٹھا بند کرکے چار انگلیوں سے کچھ پکڑنے کی کوشش

کریں آپ کو انگوٹھے کی اہمیت کا احساس ہو جائے گا۔ پھر ہمارے ہاتھ میں کم از کم چار قسم کے مختلف اعصاب پائے جاتے ہیں جو انگلیوں میں خصوصی طور پر محسوس کرنے کی حس پیدا کرتے ہیں اور ہمیں گرمی سردی اور نرمی سختی وغیرہ کو محسوس کر کے چیزوں کی شناخت میں مدد دیتے ہیں نابینا افراد انگلیوں کی مدد سے بریل کی لکھائی کے ابھرے ہوئے حروف کو چھو کر آسانی سے تحریر پڑھ لیتے ہیں۔ ہم ہاتھوں کی مدد سے اشارے کر کے دور سے یا خاموشی سے کسی دوسرے کو اپنا مطلب سمجھا سکتے ہیں۔ ہاتھ میں 27 ہڈیاں ہوتی ہیں جو اس کی مضبوطی اور مختلف حرکات کی ضامن ہیں۔ ان میں سے آٹھ ہڈیاں کلائی کی سامنے کی طرف اور پچھلی طرف دو قطاروں کی صورت میں واقع ہیں۔ پانچ ہڈیاں ہتھیلی میں ہیں چاروں انگلیوں میں تین تین ہڈیاں اور انگوٹھے میں دو ہڈیاں ہیں۔ اسی طرح 35 طاقتور اعصاب ہاتھ کو مختلف حرکات دیتے ہیں۔ ان میں 15 اعصاب کلائی میں واقع ہیں جو ہاتھ کو مضبوطی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ انگلیوں کو ضرورت سے زیادہ موٹائی سے بچاتے ہیں جو سارے کے سارے 35 اعصاب ہاتھ میں واقع ہونے کی صورت میں ہو جاتیں۔ کلائی کے قریب یہ اعصاب باریک لیکن نہایت مضبوط باتوں (Tendons) میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ باتیں ہتھیلی میں سے ہوتی ہوئی ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے جوڑوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جب ہتھیلی کی جانب کے کلائی کے اعصاب سکڑتے ہیں تو انگلیاں بند ہوتی ہیں اور جب ہتھیلی کی پشت کے اعصاب سکڑتے ہیں تو انگلیاں کھلتی ہیں۔ ہاتھ کے اندر 20 اعصاب اس ترتیب سے واقع ہیں کہ پورا ہاتھ اور انگلیاں آسانی سے مختلف حرکات سرانجام دے سکیں۔

دل

دل کے بارے میں بعض باتیں اوپر بیان کی جا چکی ہیں کہ یہ کس قدر مضبوط پمپ ہے جو جسم کی بالوں سے باریک شریانوں میں ایک لاکھ میل کی لمبائی میں خون سپلائی کرتا ہے۔ پیدائش پر دل نہایت چھوٹا یعنی صرف 2/3 اونس وزن کا ہوتا ہے جو عمر کی نسبت بڑا آہستہ آہستہ بڑھتا ہے 2 سال کی عمر میں ڈیڑھ اونس 9 سال کی عمر میں ساڑھے تین اونس اور 15 سال کی عمر میں 7 اونس کا ہو جاتا ہے۔ پوری بلوغت پر انسان کا دل 11 اونس کا ہوتا ہے۔ سائز میں انسان کا دل اس کی مٹھی کے برابر ہوتا ہے۔ شروع میں دل سینے کے اوپر کی جانب افقی شکل میں واقع ہوتا ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف اور عمودی شکل میں آتا جاتا ہے یہاں تک کے بلوغت پر عین سینہ کے درمیان میں تھوڑا سا ترچھا عمودا یوں واقع ہوتا ہے کہ اوپر کا حصہ سینہ کے درمیان میں اور نچلا حصہ سینہ کی بائیں جانب ہوتا ہے۔ نچلا حصہ نسبتاً بڑے سائز کا ہوتا ہے اور یہ دراصل دل کا نچلا حصہ ہی ہے جو ہمیں سینہ کے بائیں جانب دھڑکتا محسوس ہوتا ہے۔ دل اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تکون سی شکل میں ہوتا ہے۔ بالغ مرد کا دل 11 اونس کا اور بالغ عورت کا 9 اونس کا ہوتا ہے۔ شیر خوار بچے کا دل تیزی سے دھڑکتا ہے یعنی 120 دھڑکن فی منٹ 7 سال کی عمر میں دھڑکن 90 اور بلوغت پر 70 ہو جاتی ہے۔ بالغ مرد کا دل 5 انچ لمبا ساڑھے تین انچ چوڑا اور اڑھائی انچ موٹا ہوتا ہے۔ انسان کا دل بچپن سے بلوغت تک مختلف جانوروں کے دل کی شکل اختیار کرتے کرتے بالآخر انسانی دل کی شکل اختیار کرتا ہے۔ شروع شروع میں انسانی دل مچھلی کے دل کی شکل میں محض ایک ٹیوب پر مشتمل ہوتا ہے۔ پھر یہ مینڈک کے دل کی شکل اختیار کرتا ہے اور پھر سانپ یا کچھوے کے دل سے مشابہ شکل اختیار کر کے بالآخر انسانی دل کی شکل میں آتا ہے۔ دل ایک پتلی سی جھلی میں بند ہوتا ہے جس کی اندرونی جانب ایک چکنا محلول پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے دل دھڑکتے وقت سینے کی دیواروں کے ساتھ رگڑ کھانے سے محفوظ رہتا ہے۔ عمودی جانب دل دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے ہر حصہ میں دو دو خانے ہوتے ہیں۔ دونوں اوپر والے خانے وریدوں کے ذریعہ کاربن ڈائی آکسائڈ والا گندا خون جو جسم سے واپس آتا ہے وصول کرتے ہیں جبکہ نچلے دونوں خانے تازہ آکسیجن والا خون جسم کے حصوں میں پمپ کرتے ہیں۔ اس حصہ کی دیواریں اوپر والے حصہ سے تین گنا موٹی اور مضبوط ہوتی ہیں کیونکہ اس سے نہایت پریشر سے خون آگے سپلائی کرنا ہوتا ہے۔ دایاں حصہ صرف پھیپھڑوں کی طرف خون بھیجتا ہے جبکہ بایاں حصہ باقی سارے جسم کو خون سپلائی کرتا ہے۔ دل خود اپنی شریانوں میں بھی خون پمپ کرتا ہے۔ تازہ خون اور کاربن ڈائی آکسائڈ والے نیز پھیپھڑوں کی طرف جانے والے خون اور باقی سارے جسم کو جانے والے خون کی شریانوں اور وریدوں کے لئے دل کے خانوں میں والو لگے ہوتے ہیں جو کھلتے اور بند ہوتے رہتے ہیں جس سے خون صرف اپنے متعلقہ حصہ کی طرف ہی جا سکتا ہے۔ دو وریدوں کے ذریعہ خون جسم سے واپس دل میں پہنچتا ہے۔ بڑی ورید کے ذریعہ سر اور بازوؤں سے اور چھوٹی ورید کے ذریعہ باقی حصہ جسم سے خون واپس دل میں آتا ہے۔ پیدائش کے بعد پہلے چند ہفتوں میں دل کا سائز بلوغت کے دل کے سائز کی سارے جسم کے سائز کی نسبت سے 9 گنا بڑا ہوتا ہے۔ عام حالت میں انسان کا خون جسم سے واپس آ کر دل کے دائیں پمپ کے ذریعہ پھیپھڑوں میں جاتا ہے جہاں سے وہ تازہ آکسیجن لے کر دل کے بائیں پمپ کے ذریعہ پھر جسم میں پمپ کر دیا جاتا ہے لیکن ماں کے پیٹ میں چونکہ آکسیجن نہیں ہوتی اس لئے اس وقت خون پھیپھڑوں میں جانے کی بجائے سیدھا دائیں سے بائیں پمپ میں چلا جاتا ہے۔ پیدائش کے بعد سرکٹ میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ ورزش کرنے کی صورت میں اور حاملہ عورت کو چونکہ زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ان دونوں حالتوں میں دل کی دھڑکن ڈیڑھ تا دو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ بعض بچوں میں پیدائش کے بعد جسم سے واپس آنے والے خون کا پھیپھڑوں میں سے ہو کر دل کی بائیں پمپ میں جانے کا سرکٹ نہیں بنتا ان کا سرکٹ وہی ماں کے پیٹ کے اندر والا ہی رہتا ہے اور خون دائیں پمپ سے براہ راست بائیں پمپ میں چلا جاتا ہے چونکہ اس خون میں کاربن ڈائی آکسائڈ شامل ہوتی ہے جس سے بچے کا رنگ نیلا نظر آتا ہے ایسے بچے کو Blue Baby کہا جاتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ یہ عارضہ اکثر اوقات خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بعض بچوں کے دل کے خانوں میں کوئی والو ٹھیک کام نہیں کر رہا ہوتا جس کی وجہ سے خون پورے پریشر سے پمپ نہیں ہوتا اور بچہ اکھڑے اکھڑے سانس لیتا ہے۔ اس کو عرف عام میں دل میں سوراخ ہونا کہا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ تکلیف بھی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے استثنائی حالتوں میں اگر یہ خود بخود ٹھیک نہ ہو تو اپریشن کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36046 میں ارشاد احمد عادل ولد علی نواز قوم گرگیز پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشاد احمد عادل ولد علی نواز ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 36047 میں کاشف حمید ولد عبدالحمید باجوہ قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف حمید ولد عبدالحمید باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 36048 میں ثاقب کامران ولد چوہدری عبدالقدوس ثانی قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثاقب کامران ولد چوہدری عبدالقدوس ثانی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 36049 میں عبدالشافی بھروانہ ولد میر سردار محمد صاحب بھروانہ قوم بھروانہ سیال پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس

کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالشافی بھروانہ ولد میر سردار محمد بھروانہ صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 36050 میں عثمان احمد طالع ولد سعادت احمد اشرف قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عثمان احمد طالع ولد سعادت احمد اشرف ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 36051 میں میر وسیم الرشید ولد میر عبدالرشید قوم میر پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میر وسیم الرشید ولد میر عبدالرشید ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 36052 میں میر مظفر احمد ولد میر ناصر احمد قوم میر پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میر مظفر احمد ولد میر ناصر احمد۔ ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عامر لطیف عمران وصیت نمبر 26655 گواہ شد نمبر 2 میر ناصر احمد وصیت نمبر 30272

مسل نمبر 36053 میں نصیرہ مبارک میر بیوہ الحاج میر محمد مبارک احمد صاحب مرحوم قوم میر پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 340 گرام مالیتی -/226000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ نقد رقم (بینک میں جمع) -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت منافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصیرہ مبارک میر بیوہ الحاج میر محمد مبارک احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد حسین ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 36054 میں عائشہ رفیق میر زوجہ رفیق مبارک میر قوم میر پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ

کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 220 گرام مالیتی -/146000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/50000 روپے۔ بینک میں جمع نقد رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ رفیق میر زوجہ رفیق مبارک میر ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد حسین ولد غلام محمد ناصر آباد شرقی ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

داخلہ عائشہ دینیات اکیڈمی

دینیات کلاس میں داخلہ یکم اپریل 2004ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کیلئے داخل ہو کر استفادہ کریں۔ دو سال میں چار سمسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔ کورس کی کتابیں طالبات کو ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب لیکچرار کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ ولد مکرم منظور احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کمر کے آپریشن کی وجہ سے سہارے کے بغیر چل نہیں سکتا۔ اور چلنے کے لئے واکر کا استعمال کرتا ہے۔ علاج جاری ہے۔ آپریشن کے بعد سے طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ بغیر پیچیدگی کے شفا عطا فرمائے۔

مکرم مرزا اقبال بیگ صاحب ماہلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہیپا ٹائٹس کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفوان احمد صاحب ابن مکرم عبدالمنان صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے جوڑوں میں سخت تکلیف ہے۔ واپڈا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن الفضل ناصر آباد ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب جج کارکن دارالضیافت ربوہ ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب جج آف گھنو کے چک سیالکوٹ مورخہ 29 مارچ 2004ء کو عمر 68 سال وفات پا گئے آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔ آپ انتہائی مخلص اور دعاگو انسان تھے آخر وقت تک دارالضیافت میں خدمت کرتے رہے۔ آپ نے اپنی یادگار بیوہ مکرمہ امۃ السلیم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان، مکرم طاہر حمید صاحب کارکن طاہر ہومیو پیتھک کلینک، مکرم شاہد حمید صاحب، مکرم رضاء اللہ صاحب اور مکرم جری اللہ صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ آصفہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ممتاز احمد صاحب آف تخت ہزارہ چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

چراغ سے چراغ جلائیں۔

تحریک عطیہ چشم میں حصہ لیں۔

بقیہ صفحہ 6

ربوہ ملنے آتے تھے اور وقت نکال کر خاکسار کو بھی ملنے آجاتے۔ آپ میں اپنائیت اور مروت کی جو روح پائی جاتی تھی اسی کی وجہ سے آپ کے ساتھ گزرنے والا وقت بہت خوشگوار ماحول سے معمور ہوتا تھا۔

جنوری 2002ء سے آپ زیادہ تر بیمار رہنے لگے۔ مورخہ 21 جولائی 2003ء کو مولائے حقیقی سے جاملے۔

اس طرح 1940ء میں پیدا ہونے والا ایک خادم سلسلہ 63 سال بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے جدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے بچوں کو آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 2

مکرم ڈاکٹر صاحب کے تعارفی خطاب کے بعد عزت مآب وزیر صحت کو دعوت خطاب دی گئی۔ وزیر صحت نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

اس تقریب میں میری شمولیت اس امر کے ثبوت کے طور پر ہے کہ حکومت این جی اوز (NGO's) اور دیگر ایسوسی ایشنز (Associations) کی صحت کے شعبہ میں خدمات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا صحت کے بارے میں پروگرام حکومتی پروگرام کے ساتھ کامل مطابقت رکھتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سیکٹر 25 واگا ڈوگو میں جماعت احمدیہ کے اس مرکز صحت سے دکھی انسانیت کی مدد اور خدمت کا جو دروازہ کھولا گیا ہے حکومت اس قدم کو سراہتی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر جنوں صاحب نے اپنے تعارف میں ذکر کیا ہے کہ طبی مشورہ کی فیس صرف 250 فرانک سی ایف ہوگی۔ یہ حیران کن امر ہے اور جذبہ خدمت کی عکاسی کرتا ہے۔

آخر پر کہا میں متمنی ہوں کہ اسی انداز میں آپ کو خدمت کرتے چلے جانے کی توفیق ملتی رہے۔

وزیر موصوف کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مدعوئین اور معزز مہمانوں سے خطاب کیا اور فرمایا پروگرام کے لحاظ سے تو مجھے خطاب نہیں کرنا تھا۔ لیکن مہمانوں اور وزیر موصوف کے خطاب کی نسبت سے مناسب خیال کرتا ہوں کہ چند الفاظ کہوں۔

جماعت احمدیہ کا بہت بڑا مقصد علاوہ اللہ کی عبادت کے یہ بھی ہے کہ اس کی مخلوق کی بھی خدمت کی جائے۔

اس لئے جماعت کے تیسرے خلیفہ نے جب 1970ء میں افریقہ کا دورہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کی توجہ اس طرف پھیری کہ جماعت احمدیہ کو افریقہ میں سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کرنی چاہئے۔

1970ء میں جن جن ممالک میں جماعت احمدیہ قائم تھی اس وقت سے سکولوں اور ہسپتالوں کا اجراء کر دیا گیا۔ چونکہ بورکینا فاسو میں اس وقت تک ابھی جماعت کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا اس لئے یہاں سکول اور ہسپتال شروع نہ کئے جا سکے۔

1989ء میں یہاں جماعت کا باقاعدہ قیام ہوا اور ضروری Formalities مکمل ہو چکنے کے بعد 1997ء میں ہسپتال کا اجراء ایک کرایہ کی عمارت لے کر کیا گیا۔

اللہ کے فضل سے جماعت کے مراکز صحت انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اور یہ خدمت بلا امتیاز رنگ و نسل و مذہب کی جاتی ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے یہ ہسپتال آئندہ بھی اسی جذبہ کے تحت خدمت کرتے رہیں گے۔ تعلیم کے میدان میں بھی جماعت کوشش کر رہی ہے۔ اور اس سال پانچ پرائمری سکولوں کے قیام کا پروگرام ہے۔ ان سکولوں کے معیار کو بھی بڑھایا جائے گا اور تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔

عزت مآب وزیر صحت میرے شکریے کے مستحق ہیں کہ باوجود مصروفیات کے ہماری اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا اب ہم ہسپتال کے باقاعدہ افتتاح کی کارروائی کرتے ہیں۔ حضور انور اور پھر وزیر موصوف نے دیگر مہمانوں کی موجودگی میں ہسپتال کی Entrance پر فیتہ کاٹ کر افتتاح کیا اور حضور انور نے اس موقعہ پر دعا کرائی۔ مکرم ڈاکٹر جنوں صاحب نے اس موقعہ پر تصویری چارٹس کی مدد سے حضور انور، وزیر موصوف اور T.V، ریڈیو کے نمائندگان کو آغاز سے لے کر اختتام تک کے مراحل کی وضاحت کی۔ ایک دوسرے چارٹ کی مدد سے بورکینا فاسو میں فری طبی کیمپس کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور ایک تیسرے چارٹ کی مدد سے جماعت احمدیہ کی خدمات خون کے عطیات کے لحاظ سے نمایاں انداز میں پیش کی گئی تھیں۔

بعد ازاں حضور انور نے اس نئے تعمیر شدہ ہسپتال کے تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور مہمانوں کے تاثرات کی کتاب میں تاثرات درج فرمائے آپ کے بعد وزیر موصوف نے بھی اپنے تاثرات قلم بند کئے۔

اس کے بعد مہمانوں کی مشروبات اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کے پروگرام سے قبل حضور انور نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندگان کے اس موقعہ کی مناسبت سے کئے گئے سوالات کے جواب دیئے۔

سوال: کیا صحت و تعلیم کے شعبہ میں جماعت کی خدمات احمدیہ تعلیمات کا حصہ ہیں اور یہ کہ آئندہ ان پروگراموں میں وسعت کیسے آئے گی۔

جواب: دکھی انسانیت کی خدمت دینی تعلیم کا حصہ ہے اور چونکہ بورکینا فاسو میں جماعت کا قیام کافی دیر کے بعد ہوا اس لئے یہ خدمات پہلے انجام نہ دی جا سکیں۔ اب ان پروگراموں میں اضافہ بھی ہوگا اور وسعت بھی آئے گی۔

حضور انور نے افتتاحی تقریب کے اختتام پر ایک پودا اس موقعہ کی یادگار کے طور پر لگایا اور ایک پودا وزیر موصوف نے بھی لگایا۔ اور آخر پر معزز مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کا شرف بھی پایا۔

اس کے بعد حضور انور نے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر ساڑھے سات بجے شب بیت المہدی واگا ڈوگو میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4:23
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:35

سیکیورٹی گارڈ کی آسامی

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے حضرات جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہو اور عمر 45 سال سے زیادہ نہ ہو۔ فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں۔ درخواستیں صدر صاحب محلہ سے تصدیق شدہ ہونی چاہئیں۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گمشدہ بٹوہ

کسی دوست کا ایک بٹوہ گم ہو گیا ہے جس میں شناختی کارڈ اور دیگر کاغذات تھے۔ جس کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کرا دے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

شادی ہال
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Fax.Ph:211955

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دوائیں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ۔
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ارشد پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

اب آئس کریم کے ساتھ ساتھ
چکن شامی، بیف شامی چکن برگر بیف برگر
توانائی سے بھرپور ٹھنڈا دودھ
ذائقے اور معیار پر ہمیشہ سے حاوی
گولبازار ربوہ۔ فون: 213214

1924ء سے خدمت میں مصروف
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام، سوکٹر، واکر، وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس
اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

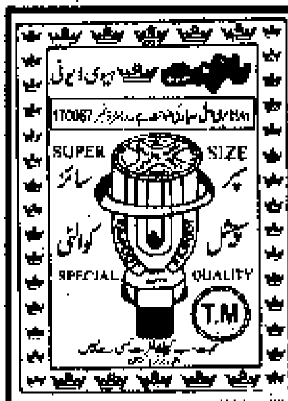

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
● پرانے کولر اور گیزر ریپیر اور تبدیل کئے جاتے ہیں۔
● اسپیشل آفر پرانا گیزر 1500 روپے میں ایڈجسٹ کروائیں ● آف سیزن ڈسکاؤنٹ 500 روپے
● نیز ہماری میچ کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی فون پر آرڈر بک کروائیں ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر۔ ٹرانسپورٹ فری۔ ● بعد از فروخت کسی بھی خرابی پر فون کریں شکایت دور
● کولر کا سیزن شروع ہونے سے قبل Less ریٹ پر ایڈوانس بکنگ کا فائدہ اٹھائیں۔
فیکٹری الفضل روم کولر اینڈ گیزرز 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون 5156244-5114877

کاپی نمبر 29